دل کے آپریشن سے بچنے کا ایک کامیاب نسخہ

حکیم عبدالوحید سلیمانی

پانچ سال پہلے کی بات ہے، میں مطب میں بیٹھا تھا۔ مریض آجارہے تھے۔ اچانک فون کی گھنٹی بجی، چونگا اٹھایا، تو دوسری طرف شریف جاوید بول رہے تھے۔ میرے بے تکلف دوست ہیں، تیس بتیس سال سے ان سے روابط ہیں، مگر اس دن ان کی آواز میں پریشانی جھلک رہی تھی۔ پوچھنے پر بتایا کہ "کچھ دنوں سے طبیعت خراب ہے اور ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ میرے دل کے دو والو بند ہیں۔ انجیو گرافی بھی ہوگی اور بائی پاس بھی! میں انجیو گرافی سے تو نہیں گھبراتا، لیکن بائی پاس نہیں کروانا چاہتا۔ آپ کے پاس اس کا علاج کوئی دیسی نسخہ ہو، تو بتایئے بلکہ تیار کردیجئے۔"

میں ابھی جواب نہیں دے پایا تھا کہ مطب میں تین آدمی داخل ہوئے اور سامنے پڑی کرسیوں پر خاموشی سے بیٹھ گئے، وہ بلوچی لباس زیب تن کئے ہوئے تھے، کندھوں پر اجرک اور سر پر بلوچی طرز کی ٹوپیاں تھیں۔ میں گفتگو میں مصروف رہا اور شریف جاوید صاحب کو یقین دہانی کراتا رہا کہ میرے پاس ایسا نسخہ موجود ہے، جو ان شاء اللہ آپ کے مرض کا قلع قمع کردے گا، مگر اس کی تیاری میں کچھ وقت لگے گا۔ بات ختم کر کے میں نے جونہی چونگا رکھا، ان آدمیوں میں سے ایک بولا: "سائیں! یہ کس کا فون تھا؟"

میں نے ذرا ناگواری سے کہا کہ ایک مریض تھا، اس نے پوچھا: "مگر سائیں وہ کہتا کیا تھا؟ کہیں اس کے دل کے والو تو بند نہیں؟"

اب میں نے حیرانی سے اسے دیکھا، جس نے یقیناً ہماری گفتگو سن لی تھی اور ہولے سے سر ہلایا۔

"سائیں! برا نہ مانیں، آپ کے پاس تو اس کی دوائی موجود ہے۔ الماری سے نکالیں، مریض کو بلائیں اور اس کے حوالے کردیں۔"

اب میں نے اس کی طرف غور سے دیکھا اور اس سے سوال کیا: "آپ پہلی مرتبہ میرے پاس آئے ہیں، پھر آپ کو

کیسے پتا چلا کہ اس مریض کا علاج میرے پاس موجود ہے؟''

''دیکھئے! میں اپنا تعارف کرادوں، ہم لوگ مستونگ (بلوچستان) سے آئے ہیں۔ میں باقاعدہ طبیب نہیں، بلکہ بینک ملازم ہوں۔ آج سے 25 سال پہلے میرے ماموں کے دو والو بند ہوگئے تھے۔ مستونگ، کوئٹہ اور کراچی علاج کروایا، مگر خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا۔ اس زمانے میں دل کا بائی پاس کراچی میں ہوتا تھا لیکن بہت گراں۔

''پھر میں نے آپ کے والد صاحب (حکیم محمد عبداللہ، مصنف کنز المجربات) کو جہانیاں (ملتان) خط لکھا اور ساری کیفیت بیان کی، چند دن بعد ان کا جواب آیا، لکھا تھا: ''آپ کے ماموں بیماری کی تشویش ناک صورتحال کا علم ہوا۔ ایک دوائی اپنے پاس سے بھیج رہا ہوں۔ دوسری بذریعہ ڈاک ارسال نہیں کی جاسکتی، تھوڑی سی زحمت کر کے خود تیار کر لیجئے۔''

جو دوا انہوں نے مجھے بھیجی وہ ''جواہر مہرہ'' تھی، طب اسلامی کی مایہ ناز دوا، جو دل کے لئے ہی نہیں بے شمار امراض کے لئے شفا کا پیغام ہے۔ اسے بعد از نماز عصر دو چاول کے دانوں کی مقدار میں استعمال کرنا تھا۔

''مجھے دوا کی تیاری کا کہا گیا، وہ عمدہ اور تازہ گلاب اور سونف کا عرق کشید کر کے اسے دو آتشہ کرنا تھا۔ میں نے عرق نکالنے کے آلے (قرع انبیق...... بھبکے) سے عرق کشید کیا، پھر دوبارہ بھپکارا یعنی جوش دیا، یوں دو آتش عرق تیار ہوگیا۔

یہ عرق صبح ناشتے کے بعد نصف پیالی مقدار میں دینا تھا۔ پھر عصر کے بعد اتنی ہی مقدار میں، لیکن دو چاول جواہر مہرہ کے ساتھ اور رات سوتے وقت چوتھائی پیالی عرق پینا تھا۔ حکیم صاحب قبلہ نے پندرہ دن کے لئے یہ نسخہ تجویز کیا تھا۔

دو ہفتے بعد طبی معائنہ کروایا تو دونوں والو کھل چکے تھے۔ تاہم احتیاطاً میں نے انہیں نسخہ ایک ماہ تک استعمال کروایا۔ اللہ کے فضل و کرم سے میرے ماموں آج خوش و خرم زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس واقعے کے بعد میرے پاس ارد گرد کے علاقے سے بے شمار دل کے مریض آئے، جنہیں میں جواہر مہرہ آپ کے دواخانے سے اور عرق خود تیار کر کے دیتا رہا۔ اللہ نے بے شمار لوگوں کو اس نسخے کے طفیل شفا دی۔ مجھے وہاں کے لوگ ''دل کا ڈاکٹر کہتے ہیں۔'' سائیں! آپ کے والد صاحب کا نسخہ تھا وہ میں نے آپ تک پہنچا دیا، آپ جانیں اور آپ کا کام......''

جب انہوں نے بات ختم کی، تو شریف جاوید صاحب بھی آگئے۔ میں نے انہیں یہی دوائی دی اور پندرہ دن استعمال کرنے کے لئے کہا، کہنے لگے: ''میری انجیو گرافی میں صرف بارہ دن باقی ہیں اور آپ پندرہ دن کا علاج تجویز کر رہے ہیں۔''

''سائیں!'' میرے مہمان نے کہا: ''آپ دوا شروع کریں، اللہ بھلی کرے گا۔''

شریف صاحب دوا لے گئے اور بارہ دن بعد فون پر اطلاع دی کہ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں داخل ہونے جا رہا ہوں اور کل انجیو گرافی ہے، دعا کیجئے گا، دو دن بعد موبائل پر اطلاع دی ''ڈاکٹر میرے طبی معائنے کی رپورٹ دیکھ کر حیران رہ گئے، کیونکہ تمام والو کھلے ہوئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے مزید پندرہ دن دوائی استعمال کی اور

الحمدللہ بھلے چنگے ہوگئے۔

اس واقعے کے چند دن بعد ایک بزرگ میرے پاس سرائے عالمگیر سے تشریف لائے اور فرمانے لگے: ''میں شریف جاوید کا بڑا بھائی ہوں۔ میرے پاس اردگرد کے علاقے سے دل کے کچھ مریض آئے ہیں۔ آپ وہی دوا پانچ مریضوں کے لئے عنایت کردیں، جو شریف جاوید کو دی ہے۔'' چند دن بعد وہ مزید مریضوں کے لئے دوا لے گئے۔ رفتہ رفتہ اس دوا کی شہرت ہوگئی، روزانہ ایک دو مریض یہ دوا لے جاتے اور اللہ کے فضل سے صحت یاب ہوجاتے۔ میں نے یہ دوا ان لوگوں کو بھی دی، جن کے تین والو بند تھے۔ اللہ کے کرم سے انہیں بھی شفا ملی۔ حتیٰ کہ ایسے مریض جن کے ساڑھے تین والو بند ہوچکے تھے، وہ بھی شفایاب ہوئے اور انجائنا کے مریضوں نے بھی صحت پائی۔

1999ء میں مجھے خود دل کی تکلیف ہوئی اور تین والو بند ہوگئے۔ میں نے ایک ماہ یہی دوا استعمال کی، الحمدللہ بالکل صحت یاب ہوگیا۔ عرق گلاب اور سونف اب میں دوآتشہ کے بجائے سہ آتشہ استعمال کرتا ہوں اور اسے قلبی کا نام دیا ہے۔ یوں اس کی تاثیر بڑھ گئی اور سینکڑوں مریضوں نے استفادہ کیا ہے۔ میں مستونگ کے اس سندھی نژاد کا شکر گزار ہوں، جس نے انسانیت کی فلاح کے لئے مجھے اتنے اچھے نسخے سے آگاہ کیا۔ جس سے میں بے خبر تھا، حالانکہ وہ میرے ہی والد محترم کا تجویز کردہ تھا۔

☆......☆......☆

اسلام آباد میں اساتذہ وطلبہ کو غیر مقامی قرار دینا بدنیتی ہے۔ وفاق المدارس

مدارس کے اساتذہ وطلبہ کو غیر مقامی قرار دینا سراسر بدنیتی ہے، مدارس دینیہ کے طلبہ کے ساتھ امتیازی سلوک بند کیا جائے، دینی مدارس کے اساتذہ اور طلبہ کے بارے میں مقامی اور غیر مقامی کی بحث چھیڑنے والے اسلام آباد کے عصری تعلیمی اداروں کے طلبہ اور ملازمین کے بارے میں بھی بتائیں کہ ان میں سے کتنے مقامی اور کتنے غیر مقامی ہیں؟ دینی مدارس سے استفادہ کرنے والوں میں 60 فیصد لوگ مقامی ہیں، اس لیے مدارس کے بارے میں حالیہ رپورٹ مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ مہم کا حصہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکٹری مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے مدارس کے بارے میں ایک متنازعہ رپورٹ پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے رپورٹ کو خلاف حقیقت، بدنیتی پرمبنی اور مدارس کے خلاف جاری پروپیگنڈہ مہم کا حصہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسلام آباد میں تعلیمی یا کاروباری مقاصد اور ملازمت وغیرہ کی غرض سے مقیم لوگوں کے اعداد وشمار جمع کیے جائیں تو مدارس میں زیر تعلیم طلبہ ان غیر مقامی افراد کا ایک یا 2 فیصد بھی نہیں بنیں گے۔ لیکن اس کے باوجود ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مدارس کے اساتذہ وطلبہ کو ہدف تنقید بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے استفسار کیا کہ صرف دینی تعلیم کے حصول کے لیے ہی پاکستانی شہریوں کو اسلام آباد میں قیام کو کیوں جرم قرار دیا جارہا ہے؟ مولانا حنیف جالندھری نے کہا کہ اسلام آباد شہر کو بسائے جانے سے لے کر آج تک کا ریکارڈ نکال کر دیکھ لیا جائے، شہر میں جتنے جرائم اور دہشت گردی کی وارداتیں ہوئیں ان میں مدارس کا اکا دکا افراد بھی ملوث نہیں اور تمام تھانوں میں درج مقدمات قوم کے سامنے لائے جائیں، ان میں سے کسی مقدمے میں مدارس کے طلبہ کے دامن پر کوئی دھبہ ثابت نہیں ہوگا، لیکن اس کے باوجود مدارس کے اساتذہ وطلبہ کو ہدف تنقید بنانا افسوس ناک ہی نہیں شرمناک بھی ہے۔